رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

روزنامہ

الفضل

لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳/-
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲½ "

یوم سہ شنبہ

فی پرچہ ۱ آنہ

۱۱ جمادی الثانی ۱۳۷۰ھ

جلد ۳۹/۵ | ۲۰ امان ۱۳۳۰ ھ ۲۰ مارچ ۱۹۵۱ء | نمبر ۶۷

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۵ مارچ ۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو رات نیند نہیں آئی ۔ اب بخار کی کیفیت ہے ۔ اور سر میں درد ہے ۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کاملہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں ۔

طہران ۱۹ مارچ آج ایران کے سابق وزیر اعظم جنرل رزم آرا کے کابینہ کے وزیر تعلیم ڈاکٹر عبدالحامد کو قانون کے ایک طالب علم نے گولی مار کر زخمی کر دیا ۔

کراچی ۱۹ مارچ ترکی کا ایک خیر سگالی کا فوجی مشن پاکستان کا ۳ ہفتے کا دورہ کرنے کے لئے یہاں پہنچ گیا ۔ ترکی روایات کے مطابق اسے ۱۲ توپوں کی سلامی دی گئی ۔

نئے اور بیشتر پرانے ٹیکسوں سے معرا پاکستان کا چوتھا توفیری میزانیہ

دفاعی استحکام کیلئے ۶۲ کروڑ صنعتی و معاشرتی ترقی کیلئے ۴۳ کروڑ اور خاص صوبائی معاشرتی سکیموں کیلئے ۸ کروڑ روپے کی رقوم کی گنجائش

کراچی ۱۹ مارچ ۔ آج پاکستان پارلیمنٹ میں وزیر خزانہ آنریبل ملک غلام محمد نے پاکستان کا چوتھا توفیری میزانیہ پیش کیا جس میں ۲۱ کروڑ کے قریب بچت دکھائی گئی ہے اس بجٹ کی امتیازی خصوصیات یہ ہیں کوئی نیا ٹیکس عائد نہیں کیا گیا ۔ پرانے ٹیکس بیشتر اڑا دیئے گئے اور اکثر کم کر دیئے گئے ہیں ۔ قومی ترقی کی سکیموں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے خاص رقوم مقرر کی گئی ہیں ہوائی بیڑے کی توسیع ۔ تعلیم کی ترویج ۔ زرعی ترقی عورتوں کی فلاح و بہبود سرکاری ملازموں کے لئے مکانات اور مہاجرین کی آبادکاری کے لئے خاص رقمیں رکھی گئی ہیں ۔ گذشتہ سال کے بجٹ کی بچت جو ۲۹ کروڑ کے لگ بھگ ہے بھی اس سال خرچ کی جائے گی ۔ اس بجٹ میں ایک قابل ذکر بات یہ ہے کہ اس میں کربلائے معلیٰ میں ایک دوا خانہ کھولنے اور مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں دوا خانوں کے لئے مزید رقوم منظور کی گئی ہیں ۔ اس کے علاوہ کراچی میں زائرین حج کے لئے قیام گاہ اور حجاز میں زائرین حجاج کے لئے پاکستانی قیام گاہ کے لئے رقوم کی گنجائش نکالی گئی ہے ۔

وزیر خزانہ نے تقریر کو جاری رکھتے ہوئے بتایا کہ اس بجٹ میں اردو کی ترویج و اشاعت کے لئے ۵ لاکھ روپے کی رقم رکھی گئی ہے ۔ بکری ٹیکس اب صرف ایک ہی مرحلے پر لیا جایا کرے گا ۔ البتہ عیش و آرام کی اشیاء کے ٹیکس ۱۰ فیصدی رہیں گے ۔ انکم ٹیکس کی شرح میں ۳ پائی فی روپیہ کی کمی کر دی گئی ہے ۔ اور ۱۵ ہزار سے زائد پر ۵ کی بجائے ۴/۶ فی روپیہ انکم ٹیکس وصول کیا جایا کرے ۔ زیادہ سے زیادہ شرح ۵ رہوگی جو بیس ہزار سے زائد پر وصول کی جائے گی سپر ٹیکس کی شرح ۱/۹ سے کم کر کے ۱/۶/۷ فی روپیہ کر دی گئی ۔ جو ۲½ لاکھ سے زائد آمدنی پر لی جایا کرے گی ۔ مہاجرین کی آبادکاری کے سلسلے میں جو محاصل ہیں وہ مزید ایک سال تک رہیں گے تیل پر ٹیکس ۱/۴/- فی گیلن سے گھٹا کر ۱/۳/- کر دیا گیا ہے ۔ ادویات پر ڈیوٹی ۳۷½ فیصدی کی بجائے ۳۰ فیصدی کر دی گئی ہے ۔ گرم مصالحوں کی ڈیوٹی ۵۴ فیصدی کی بجائے ۴۰ کر دی گئی ہے ۔ سال رواں میں دفاعی استحکام پر ۶۲ کروڑ روپے خرچ کئے جائیں گے ۔ اس کے علاوہ ۴۳ کروڑ روپے کی ملک کی معاشرتی اور صنعتی ترقی کے لئے مخصوص کی گئی ہے ۔ ۱۰ کروڑ معاشرتی سکیموں پر ۱½ کروڑ ہوائی جہاز اور توپوں کے کارخانے پر اور ۱۹½ کروڑ صنعتی ترقی پر خرچ کیا جائے گا ۔ اس کے علاوہ ۸ کروڑ ایک صوبائی معاشرتی سکیموں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے مختص کی گئی ہے ۔ مشرق بنگال کو پٹ سن کی آمد میں سے جو حصہ پہلے ملتا ہے اس کے علاوہ امسال ۸۴ لاکھ روپے مزید دیئے جائیں گے ۔ اس کے علاوہ غیر یقینی بین الاقوامی حالات کے پیش نظر حکومت نے بعض اشیاء کے ذخیرے کرنے کے لئے ۱۸ لاکھ روپے کی رقم علیحدہ کی ہے ۔ دیگر خاص رقوم میں سے زرعی ترقی کے لئے ۵۰ لاکھ روپے ٹڈیوں کے مارنے کی غرض سے ہل کاٹیر خریدنے کے لئے ۱۳ لاکھ روپے ۔ زرعی کارپوریشن کو بطور امداد دینے کے لئے ایک کروڑ روپیہ رکھا گیا ہے ۔ تاکہ وہ ٹریکٹر ، کھاد اور بیج وغیرہ کے لئے قرضے دے سکے ۔ اس کے علاوہ کراچی میں ابتدائی و ثانوی سکولوں کے لئے ۴۰ لاکھ روپے سائنس کالج کے لئے ۷ لاکھ روپے سندھ میں ایک تربیتی ادارہ قائم کرنے کے لئے ۶ لاکھ روپے پشاور یونیورسٹی کے لئے ۶ لاکھ روپے اور قبائلی لوگوں میں تعلیم عام کرنے کے لئے ۵ لاکھ روپے کی رقم رکھی گئی ہے ۔ حکومت سال رواں میں ۳۶ ہزار روپے کربلائے معلیٰ میں ایک دوا خانے کے قیام پر خرچ کریگی ۶۰ ہزار روپے کا ایک اور اضافہ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ میں ہسپتالوں کے لئے کیا گیا ہے ۔ دس لاکھ روپے سے حجاز میں زائرین پاکستان کے لئے قیام گاہ بنائی جائے گی ۔ ۲ لاکھ ۵۴ ہزار روپے کی خاص رقم پاکستان وومن ایسوسی ایشن کی امداد کے لئے بھی رکھی گئی ہے ۔ کراچی میں حاجیوں کی رہائش گاہ کے لئے ۵۷ لاکھ روپے رکھے گئے ہیں ۔ اور ساڑھے تین کروڑ کی ایک خاص رقم سرکاری ملازموں کے مکانات وغیرہ کے لئے مختص کی گئی ہے ۔ حکومت اس سال دیہات میں نئے ڈاکخانوں کے اجرا پر ۵ لاکھ روپے اور تیسرے درجے کے مسافروں کو مزید سہولتیں بہم پہنچانے کے لئے ۲۰ لاکھ روپے خرچ کریگی ۔

آپ نے بجٹ کے تفصیلی کوائف بتانے کے بعد کہا آج پاکستان مالی و اقتصادی لحاظ سے بہت زیادہ مضبوط اور محکم ہے اور اگر اہل پاکستان اسی طرح استقلال اور ہمت سے تعمیر ملک میں مصروف رہے تو پاکستان کا مستقبل یقینی طور پر روشن ہوگا ۔

بجٹ ایک نظر میں

۱ ۔ آمد
۱۱۶ کروڑ ۲۵ لاکھ

۲ ۔ خرچ
۹۵ کروڑ ۵۰ لاکھ

۳ ۔ بچت
۲۰ کروڑ ۷۵ لاکھ

مولوی نذیر احمد علی اور پیر معین الدین پاکستان کیلئے روانہ ہو گئے

لنڈن ۱۷ مارچ ۔ مسجد احمدیہ لنڈن کے امام مکرم چودھری ظہور احمد صاحب باجوہ نے حسب ذیل اطلاع بذریعہ تار ارسال کی ہے ۔

آج مکرم مولوی نذیر احمد علی صاحب معہ اہل و عیال اور مکرم پیر معین الدین صاحب (واقف زندگی) بحری جہاز "کیپلے ڈونیا" کے ذریعہ لورپول کی بندرگاہ سے پاکستان کیلئے روانہ ہو گئے ہیں امید کی جاتی ہے کہ یہ قافلہ اپریل کے پہلے ہفتے پاکستان پہنچ جائیگا ۔ احباب کرام مولوی صاحب ان کے اہل و عیال اور سلسلے کے نوجوان مجاہد کے بخیریت و عافیت پہنچنے کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں ۔

چند اہم خبریں

مریدکے ۱۹ مارچ کل یہاں الیکشن میں چودھری مقبول احمد (مسلم لیگی امیدوار کے ایجنٹ) پولنگ مجسٹریٹ کی جانبداری کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے انتخابات سے دستکش ہو گئے ۔ نامہ نگار کی اطلاع کے مطابق مسلم لیگی ایجنٹوں کے توجہ دلانے کے باوجود اور موقعہ واردات پر مجسٹریٹ کے وعدہ دلانے کے باوجود مجسٹریٹ نے بعد میں جناح عوامی لیگ سے ایک جعلی ووٹر کو چھوڑ دیا تھا (نامہ نگار)

لاہور ۱۹ مارچ ۔ آج حکومت کے ایک اعلان میں کہا گیا ہے کہ ڈاکیوں نے ہڑتال اس لئے نہیں کی کہ تنخواہ کے متعلق ان کے مطالبات پورے نہیں کئے گئے تھے ۔ بات دراصل یہ ہے کہ ڈاکیوں نے یہ ہڑتال دو کارکنوں کے تبادلے کو منسوخ کرانے کے لئے کر رکھی ہے ۔ جو قطعی طور پر نادرست ہے ۔ کیونکہ ملازمین کا تبادلہ کوئی ایسا مسئلہ نہیں جسے متعلقہ ملازمین یا عملہ کے دوسرے ارکان ہڑتال کا موضوع بنا لیں ۔

سان فرانسسکو ۱۹ مارچ ۔ پیکن ریڈیو نے آج پھر ان الزامات کا اعادہ کیا ہے کہ امریکی فوجیں کوریا میں زہریلی گیس استعمال کر رہی ہیں ۔ ایسی گیس ۶ مارچ سے دریائے ہان پر متعدد دفعہ استعمال کی گئی ہے ۔ اس سے فضا میں جو دھواں پیدا ہوتا ہے ۔ اس میں ٹنکچر آیوڈین اور گندھک کی بو آتی ہے ۔ لوگوں کے حواس مختل ہو جاتے ہیں اور اعضاء شکنی شروع ہو جاتی ہے ۔

لنڈن ۱۹ مارچ سوویٹ کمیونسٹ پارٹی کے ترجمان "پراوڈا" نے ایران کے سابق وزیر اعظم جنرل رزم آرا کے قتل کو بیرونی ممالک کے اثر خاص کر امریکی اثر کا نتیجہ

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس لاہور میں طبع کرا کر ۳۲ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ایڈیٹر :- روشن دین تنویر بی - اے ایل - ایل - بی

تفسیر القرآن (انگریزی) کے قرضہ جات کے متعلق ایک ضروری اعلان

جن احباب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی تحریک پر تفسیر القرآن (انگریزی) کی طباعت اور اشاعت کے لئے مختلف اوقات میں صدر انجمن احمدیہ کو قرضہ دیا۔ ان کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ یہ قرضہ جات اب صدر انجمن احمدیہ ادا کر رہی ہے۔ احباب اپنے اپنے قرضے مینیجر تفسیر القرآن (انگریزی) کو لکھ کر وصول کر لیں۔ وصول قرضہ کا آسان اور صحیح طریق یہ ہے کہ احباب اپنے قرضہ کی وصولی کی رسید پر دو آنے کا ٹکٹ لگا کر کسی اپنے ایسے دوست کو جن پر انہیں اعتبار ہو اور وہ مجلس مشاورت پر آرہے ہوں دے دیں۔ ان صاحب کو وہ رقم ادا کر دی جائے گی۔ جن دوستوں کی امانت خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں پہلے سے موجود ہو وہ اپنا قرضہ اپنی امانت میں جمع کروا سکتے ہیں اس کے لئے بھی انہیں رقم کی وصول کی رسید جس پر دو آنے کا ٹکٹ لگا ہوا ہو بھجوانی ہوگی اور ساتھ ہی دوسری تحریر یہ بھجوانی ہوگی کہ اس رقم کو ان کی امانت میں جمع کر دیا جائے۔

احباب کی اطلاع کیلئے تاکیداً لکھا جاتا ہے کہ وہ اپنے قرضہ جات ۱۵ اپریل تک وصول فرمائیں صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ۳۰ اپریل کو ختم ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد قرضہ جات کی وصولی میں دقت ہوگی۔ دفتر محاسب کی طرف سے دفتر ہذا کو قرض خواہ احباب کے نام کی جو فہرست موصول ہوئی ہے وہ درج ذیل ہے

مینیجر دفتر انگریزی قرآن مجید ربوہ

نام	رقم
۱۔ میاں مولا بخش صاحب باورچی	۵۰
۲۔ عبد الرحیم صاحب کسولی	۵
۳۔ میکینکل (انڈ) سٹریز	۱۰۰
۴۔ بابو محمد یوسف صاحب سکھر	۱۰۰
۵۔ اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر محمد عمر صاحب جے پور	۱۰۰
۶۔ سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ	۵۰
۷۔ اہلیہ صاحبہ بابو محمد خورشید صاحب	۵۰
۸۔ شیخ محمد صدیق محمد یوسف صاحب کلکتہ	۱۰۰۰
۹۔ چودھری بشیر احمد صاحب نئی دہلی	۲۰۰
۱۰۔ چودھری نذیر احمد صاحب دولت پوری	۱۰۰
۱۱۔ چودھری عبد اللہ خانصاحب	۵۰
۱۲۔ اہلیہ صاحبہ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی	۲۰۰
۱۳۔ راجہ بشیر الدین احمد صاحب منڈی رانجھا	۳
۱۴۔ ملک امام الدین صاحب ولد گلاب الدین صاحب	۴۹
۱۵۔ ملک حبیب الرحمٰن صاحب کبیر والہ	۲۵
۱۶۔ اہلیہ فضل کریم صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ	۱۰۰
۱۷۔ چودھری عبد الواحد صاحب لائلپور	۵۰
۱۸۔ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ چودھری محمد شاہنواز صاحب سیالکوٹ	۱۰۰
۱۹۔ شیخ حبیب اللہ صاحب نواں شہر	۱۰۰
۲۰۔ محمد خانصاحب بی اے منٹگمری پور	۴۷۵
۲۱۔ ایس محمود الحسن صاحب آئی سی ایس	۱۰۰۰
۲۲۔ ریحانہ بنت ظریف	۱۰۰
۲۳۔ سید عبد الحکیم صاحب گنگی	۱۰۰
۲۴۔ بیگم محمد افضل کیمل پور	۵۰
۲۵۔ ڈاکٹر جلال الدین صاحب	۵۰
۲۶۔ خلیفہ عبد الرحیم صاحب جموں	۴۶
۲۷۔ والدہ ڈاکٹر محمد نسیم صاحب الہ آباد	۱۰۰
۲۸۔ کیپٹن عبد الحق صاحب انبالہ	۱۰۰
۲۹۔ فضل حق صاحب ڈسٹرکٹ جج	۱۰۰
۳۰۔ محمد سعید صاحب مع اہلیہ سندھ	۵۰
۳۱۔ محمد حیات صاحب ادرحماں	۴۹
۳۲۔ محمد یوسف صاحب چنیوٹ	۹۹-۱۲
۳۳۔ میاں احسان علی صاحب	۹۹-۱۲
۳۴۔ میاں محمد عمر صاحب	۴۹-۱۵
۳۵۔ والدہ وحید الدین صاحب لاہور	۲۵
۳۶۔ ملک عمر علی صاحب کوٹھراں	۱۰۰
۳۷۔ غلام محمد صاحب قریشی کوئٹہ	۱۰۰
۳۸۔ سلیم بیگم صاحبہ حیدر آباد دکن	۵۰۰
۳۹۔ بابو عبد الرحیم صاحب اکال گڑھ	۱۰۰
۴۰۔ والدہ برکات احمد صاحب کلکتہ	۵۰۰
۴۱۔ مسعود مبارک و داؤد پسران سید محمود اللہ شاہ صاحب	۵۰
۴۲۔ محمد شفیع صاحب اورسیر	۵۰۰
۴۳۔ ابراہیم صاحب اسماعیلیہ	۱۰
۴۴۔ حافظ پیر محمد و الٰہی بخش صاحب ناصر آباد	۲
۴۵۔ شیخ ظہور الدین صاحب الہ آباد	۱۰۰
۴۶۔ محمد عالم صاحب قریشی	۱۰۰
۴۷۔ میاں محمد احمد صاحب	۱۰۰
۴۸۔ چودھری نور الدین صاحب ذیلدار چک ۹۲	۱۰۰
۴۹۔ ایس آر حسن گولڈ کوسٹ	۲۱
۵۰۔ مرزا محمد اشرف صاحب	۳۰
۵۱۔ کیپٹن شمس الدین صاحب بنگالی	۲۰
۵۲۔ محمود شمس الدین صاحب بنگالی	۱۰
۵۳۔ محمد اسمٰعیل صاحب کولمبو	۵۰
۵۴۔ مرزا صفدر جنگ صاحب	۷۵
۵۵۔ حضرت ام وسیم صاحبہ	۱۰۰

سٹرائیک کے متعلق جماعت احمدیہ کا مسلک

(از مکرم شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ لاہور)

لاہور کے بعض احباب جماعت نے مجھ سے استفسار کیا ہے کہ موجودہ سٹرائیک کے بارے میں ہمارا کیا مسلک ہونا چاہیئے؟ مجھے انکے اس استفسار سے حیرت ہوئی۔ سلسلے کی تعلیم سے واقفیت رکھنے والے خوب جانتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلامی تعلیم کے ماتحت سٹرائیک میں شامل ہونا ممنوع قرار دیا ہے۔ مطالبات منوانے کا یہ طریق بلاشبہ جہاں امکانی طور پر ایک حصہ کو فائدہ پہنچاتا ہے وہاں امن عامہ کو برباد کر دیتا ہے۔ اور موجودہ صورت میں جبکہ حکومت ہر قسم کی مشکلات سے گھری ہوئی ہے ایسے طریق کو اختیار کرنا جو حکومت کی پریشانیوں کو بڑھانے والا ہو ایک مذموم فعل ہے۔ اور جہانتک افراد جماعت کا تعلق ہے ان کے لئے سٹرائک میں شمولیت ناجائز ہے بلکہ انہیں چاہیئے کہ اپنے دیگر رفقاء کو بھی تلقین کریں کہ قومی مفاد کے سامنے ذاتی نقصان کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔

۳۱ مارچ

احباب کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سابقہ سالوں کے معمول کے مطابق اس سال بھی انشاء اللہ تعالےٰ تحریک جدید کا وعدہ ادا کرنے والے دوستوں کی پہلی فہرست ۳۱ مارچ کو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور دعائے خاص کے لئے پیش کی جائے گی۔ ۳۱ مارچ کے متعلق سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے کہ

"میں یہ بھی توجہ دلاتا ہوں کہ جو لوگ وعدے کریں وہ جلد سے جلد ان کو پورا کرنے کی کوشش بھی کریں۔ تا ان کی قربانی سے سلسلہ کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہونچے۔ چاہیئے کہ جو دوست سابقون میں شامل ہونا چاہیں۔ وہ ۳۱ مارچ تک اپنے وعدے ادا کر دیں" ... "آپ ایک برگزیدہ الٰہی جماعت میں سے ہیں سابقون الاولون میں شامل ہونے کی کوشش آپ کا حق ہے۔ جسے لینے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے"۔

حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں آج ہی اپنا وعدہ سیکرٹری صاحب مال کو ادا فرما کر دفتر وکیل المال کو ایک پوسٹ کارڈ کے ذریعہ اطلاع کر دیں۔ تا آپ کا نام حضور کی خدمت میں پیش ہونے والی فہرست میں شامل کر لیا جائے۔ (وکیل المال ثانی تحریک جدید)

جملہ سیکرٹریان مال و انسپکٹران بیت المال متوجہ ہوں

نظارت بیت المال کی طرف سے انسپکٹران بیت المال کو جماعتوں میں تشخیص بجٹ و پڑتال حسابات کے لئے بھیجا جاتا ہے۔ لیکن بعض رپورٹوں سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض سیکرٹریان مال وصول شدہ چندہ انسپکٹر بیت المال کے ذریعہ مرکز میں بھجواتے ہیں۔ حالانکہ انسپکٹران کو جماعتوں میں چندہ وصول کرنے کا حق نہیں ہے۔ اور نہ ہی مرکز کی طرف سے انہیں کوئی ایسی ہدایت ہے۔ البتہ وہ بقایا دار و نادہند اصحاب سے چندہ وصول کرنے میں مدد دے سکتے ہیں پس جملہ سیکرٹریان مال متوجہ رہیں۔ کہ وہ انسپکٹران بیت المال کو کسی قسم کا وصول شدہ چندہ مرکز میں بھجوانے کے لئے نہ دیا کریں۔ اور نہ ہی انسپکٹران بیت المال ان سے لیا کریں۔ اگر کسی جماعت کی طرف سے ایسی رپورٹ موصول ہوئی۔ تو اس پر کسی قسم کا غور نہیں کیا جائے گا۔ اور روپیہ کی ذمہ واری جماعت کے سیکرٹری پر ہی قائم رہے گی۔ (نظارت بیت المال)

درخواستہائے دعا

میرے بھانجے عزیزم سید مجید احمد سیکرٹری مال لاہور کی صحت محض خدا کے فضل حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی شفقت بھری اور مخلصین سلسلہ کی دعاؤں سے پہلے سے بہت بہتر ہے۔ احباب سے صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے مزید استدعا ہے۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر کوئٹہ

عزیزم رشید احمد کارکن الفضل دو ہفتہ سے بعارضہ بخار سخت بیمار رہے۔ احباب اس نوجوان کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔ محمد سلیم رتن باغ لاہور

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۲۰ مارچ ۱۹۵۱ء

مسلم لیگی اصولوں کی فتح

اب تک انتخابات کا جو اندازہ کیا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مسلم لیگ پنجاب اسمبلی میں ۸۰ فی صدی نشستیں حاصل کر لیگی۔ کل نشستیں ۱۹۷ ہیں۔ قرائن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان میں سے مسلم لیگ ۱۴۵ نشستیں حاصل کرنے میں ضرور کامیاب ہو جائیگی۔ جناح عوامی لیگ شاید ۲۵ سے ۳۰ تک حاصل کر سکے گی۔ باقی آزاد امیدوار لے جائیں گے۔ جماعت اسلامی کا کوئی امیدوار منتخب نہیں ہو سکے گا۔ ایک نشست شاید آزاد پاکستان پارٹی لے جائیگی۔ یہ اندازہ وہ ہے۔ جو ریڈیو پاکستان نے لگایا ہے۔ اور یہی اندازہ صحیح بھی معلوم ہوتا ہے۔ لاہور میں جناح عوامی لیگ زیادہ کامیاب ہوئی ہے۔ مگر بیرونجات میں اس کا اثر بہت کم محسوس ہوا ہے۔

انتخابات شروع ہونے سے پہلے مخالفین مسلم لیگ اکثر لیگ کے جلسوں میں حاضرین کی کمی کے متعلق تمسخر اڑایا کرتے تھے۔ اور لطف یہ ہے کہ مودودی صاحب کی اسلامی جماعت کا آرگن "کوثر" سب سے پیش پیش ہوتا تھا۔ اس ایک بات پر مخالفین نے فن مزاح کا کوئی اصول نہیں جو چھوڑا ہو۔ اور مسلم لیگ پر پھبتیاں اڑانے میں استعمال نہ کیا ہو۔ معاصر کوثر تو مودودی صاحب کے جلسوں کی حاضری پر پھولا نہیں سماتا تھا۔ کبھی چالیس پچاس ہزار سے کم حاضرین تو آپ کے جلسے میں ہوتے ہی نہیں۔ ہم گذشتہ تجربات سے جانتے تھے۔ کہ جلسوں کی حاضری پر انحصار کرنا خاصکر پنجاب میں اکثر خطرناک ثابت ہوا کرتا ہے۔ اور وہ لوگ جو مثلاً عطاء اللہ شاہ بخاری کی بظاہر بلند آہنگ مگر در باطن کھو کھلی فقرہ بازی سننے کے لئے رات کی نیند بھی حرام کر دیتے ہیں۔ اور حاضرین کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر بنا دیتے ہیں۔ ووٹ دیتے وقت خوب سوچ سمجھ کر ووٹ دیتے ہیں۔ اور اس وقت کسی فقرہ باز کی فقرہ بازی اور کسی واعظ کی تعلیاں ان پر کوئی اثر نہیں کرتیں۔ ایسے موقع پر وہ ہمیشہ صحیح فیصلہ کرنے کے عادی ہیں۔ چنانچہ تقسیم سے پہلے جو انتخابات ہوئے تھے۔ ان میں ایسا ہی ہوا تھا۔ لچھیدار تقریریں لوگ احراریوں کی سنتے تھے۔ اور ووٹ لیگ کے بکس میں ڈالتے تھے۔ اس دفعہ بھی وہی ہوا ہے۔ جو پہلے ہوتا رہا ہے۔ تقریریں تو مودودی صاحب کی سنتے رہے ہیں۔ اور ووٹ دیتے وقت صرف مسلم لیگ ہی یاد رہ گئی ہے۔ مسلم لیگ کے جلسوں کی حاضری پر پھبتیاں اڑانے والے اب یہ دیکھ کر خاموش ہیں۔ کہ اصل حاضری کے وقت تو ان کی اپنی وہی حالت ہے۔ جو وہ مسلم لیگ کی بیان کرتے تھے۔ اور مسلم لیگ کے بکسوں میں ووٹوں کا سمندر ٹھاٹھیں مار رہا ہے۔

اس دفعہ تو مخالفین کو یہ بھی کہنے کا موقعہ نہیں ہے۔ کہ مسلم لیگ نے حکومتی اقتدار کا فائدہ اٹھایا ہے۔ اگرچہ بعض جگہ مثلاً راولپنڈی میں مسلم لیگ کی بے پناہ کامیابی دیکھ کر مخالفین نے شور و غوغا بپا کرنے کی کوشش کی ہے۔ مگر حقیقت یہی ہے کہ جس آرام سے اور بغیر کسی شور و شر کے انتخابات ہوئے ہیں۔ اس کی مثال پہلے نہیں ملتی۔ پہلے جو ہنگامہ آرائی ہوا کرتی تھی۔ اس دفعہ اس کا کہیں پتہ نہیں۔ سچ تو یہ ہے۔ کہ وہ رونقیں گویا جاتی ہی رہی ہیں۔ پہلے گھروں سے گھسیٹ گھسیٹ کر ووٹ نکالے جاتے تھے۔ دو دو تین تین دن مکانوں میں بند رکھے جاتے تھے۔ اور دیگوں پر دیگیں الٹی جاتی تھیں۔ اس دفعہ تو خاصکر لاہور میں کچھ ایسی خاموشی رہی ہے۔ کہ گویا انتخابات تھے ہی نہیں چپکے سے دن گزر جاتا ہے۔ موٹروں اور ٹانگوں کی وہ ریل پیل اس دفعہ کہیں دیکھنے ہی نہیں آئی۔ جعلی ووٹ تو بے شک ہر طرف سے ڈالے ہی گئے ہوں گے۔ مگر جو کچھ بھی ہوا ہے۔ پہلے کی نسبت زیادہ متانت اور سنجیدگی سے ہوا ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے۔ کہ عوام میں پہلے کی نسبت ذمہ واری کا احساس زیادہ پیدا ہو رہا ہے۔ اور آزادی کا کچھ نہ کچھ اثر ضرور ہوا ہے۔ اور لوگ اپنا نیک و بد پہچاننے لگے ہیں۔

پنجاب کے کسی حلقے کے ووٹروں کی اکثریت نے بھی مودودی صاحب کے کسی صالح امیدوار کو قابل انتخاب نہیں سمجھا۔ اس سے پتہ چلتا ہے۔ کہ عوام کی اکثریت فرقہ وارانہ مذہبی سٹنٹ سے اب کم متاثر ہوتی ہے۔ اگرچہ مودودی صاحب نے اپنے فرقہ وارانہ منصوبوں کو اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کے پردے میں چھپانے کی پوری پوری کوشش کی ہے۔ مگر بقول حافظ

نہاں کے ماند آں رازے کزو سازند محفلہا

یہ راز آپ کی تقریروں کے بین السطور میں اب صاف صاف پڑھا جا سکتا ہے۔ ازمنہ وسطی کے یورپ کی عیسائی فرقہ وارانہ جنگ کا دور اب دنیا میں از سر نو لانا ناممکن ہے۔ دنیا نے بڑی مشکل اور بڑی کشمکش کے بعد اس دور کے پنجہ سے رہائی حاصل کی ہے۔ جہالت کا وہ خطرناک زمانہ جس کے تصور سے اب بھی دل کانپ اٹھتے ہیں۔ اب کسی حصہ دنیا میں نہیں آ سکتا۔ اسلام کا عظیم الشان اصول "لا اکراہ فی الدین" قوموں کے رگ و پے میں سرایت کر چکا ہے۔ اور لادینی سے لادینی حکومت بھی اب کھلم کھلا اکراہ و جبر کی حمایت نہیں کر سکتی۔ یہاں تک کہ روس بھی جہاں اس وقت واقعی آمریت کا دور دورہ ہے۔ دنیا کے سامنے اس کا اقرار کرنے سے شرماتا ہے۔ اور اسی لئے اس نے آہنی پردے ڈال رکھے ہیں۔ تاکہ آزادی پسند دنیا اس سے اور بھی نفور نہ ہو جائے۔ فاشزم کی طرح یہ بھی کوئی دن کا کھیل ہے۔ جلد ہی روس کو بھی جمہوری طریقوں کی طرف آنا پڑیگا۔ کیونکہ طاقت سے ان فطری فواروں کو روکا نہیں جا سکتا۔ جو اسلام نے کھولے ہیں۔

مودودی صاحب پاکستان میں ایک فقہ کا راج چاہتے ہیں۔ مگر پاکستان میں مختلف خیال اور مختلف فرقوں کے لوگ آباد ہیں۔ یہاں ایک فقہ کو سیاسی لحاظ سے غالب کرنے کی کوشش جہاں فتنہ طرازی سے کم نہیں وہاں اس کی ناکامی کا مقدر ہونا بھی اظہر من الشمس ہے۔ حالیہ انتخابات نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ کم سے کم پنجاب کے عوام ایسی ہر کوشش کو ناکام کر دیں گے۔ جو ان میں مذہبی تفرقہ اندازی کی بنیادوں پر کی جائیگی۔ ان کی ذہنیت ایسی غیر فطری اور غیر اسلامی تحریک کو کبھی پنپنے نہیں دے سکتی۔ خواہ اسے کتنا ہی جاودانی اصولوں کے پردوں میں ڈھانپ کر پیش کیا جائے۔ بیشک یہاں کے مسلمان اسلام سے محبت رکھتے ہیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ وہ کسی خاص فرقہ کی فقہ کے سیاسی غلبہ کو برداشت کر لیں گے۔ وہ خوب سمجھتے ہیں۔ کہ کسی خاص فرقہ کی فقہ کا غلبہ یہاں فرقہ وارانہ خانہ جنگی کا دروازہ کھول دیگا۔ جس سے ملک و قوم کو نقصان ہی نہیں ہوگا۔ بلکہ اس کی ہستی ہی خطرہ میں پڑ جائے گی۔ چونکہ مودودی صاحب کی تحریک اسی معنی میں خالص فرقہ وارانہ تحریک ہے۔ اس لئے اس کا ناکام ہونا فطری امر ہے۔

یہاں صرف ایسی سیاسی پارٹی برسر عروج رہنی چاہیئے۔ جو اسلام کے حقیقی اور وسیع اصولوں کے مطابق اسلامی حکومت قائم کرے۔ تاکہ ہر فرقہ اپنے اپنے اعتقاد کے مطابق آزادی سے زندگی بسر کر سکے۔ اور حکومت ہر فرقے کے خاص اعتقادات کی حد تک کم سے کم دخل اندازی کرے۔ اور اسلام کے عظیم الشان اصول لا اکراہ فی الدین کی پابند ہو۔ ایسی پارٹی صرف وہی ہو سکتی ہے۔ جیسا کہ ہم پہلے بھی کئی بار عرض کر چکے ہیں۔ جس کے اصول مسلم لیگ کے سے ہوں۔ جو تمام اسلامی فرقوں کی سیاسی وحدت کو تسلیم کرنے کے ساتھ ساتھ مختلف اعتقادات کو پوری پوری آزادی دینے کی حامی ہو۔

مسلم لیگ نے انہی اصولوں کی وجہ سے پاکستان بنانے میں کامیابی حاصل کی ہے۔ اور اب بھی انہی اصولوں کی وجہ سے انتخاب میں وہ کامیاب ہوئی ہے۔ اور پنجاب کے ووٹر اس حقیقت کو خوب جانتے ہیں۔ اور ہمیں امید ہے کہ یہ حقیقت روز بروز مسلمانوں پر زیادہ سے زیادہ واضح ہوتی جائے گی۔ اور کوئی ایسی جماعت جو اپنے جداگانہ اعتقادات کی بنا پر سیاسی پارٹی بنا کر غالب آنے کی کوشش کریگی، یقیناً ناکام ہوگی۔

۲۵ مارچ ۱۹۵۱ء — یوم التبلیغ

امسال کے پہلے یوم التبلیغ کے لئے ۲۵ مارچ مطابق ۲۵ امان اتوار کا دن مقرر کیا گیا ہے۔ لہذا جملہ جماعتہائے پاکستان اپنے اپنے حلقہ کے اندر اس دن کو کامیاب طور پر منائیں۔ اور ٹریکٹ اور زبانی تبلیغ سے پیغام حق احسن طریق پر معزز غیر احمدی بھائیوں تک پہنچائیں۔ تا خدا تعالیٰ سعید روحوں کو سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ احباب اس دن کے لئے مرکز سے ٹریکٹ منگوا سکتے ہیں۔ لیکن ٹریکٹ دوائیوں کے اشتہار کی طرح تقسیم نہ کئے جائیں۔ بلکہ ایسے احباب کو دیئے جائیں۔ جو حق کی جستجو رکھتے ہوں۔ چونکہ اس دن مشاورت ہے۔ اس لئے ایسے احباب جو مشاورت میں شریک ہوں۔ وہ اپنا یہ فرضہ کسی دوسرے دن ادا کر دیں۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ)

سوویٹ روس کی عائلی زندگی

قدوسی

بھوکوں کو پیٹ بھرنے کے لئے روٹی۔ ننگوں کو تن ڈھانکنے کے لئے کپڑا اور بے روزگاروں کے لئے روزگار۔ یہ تین ایسے جاذب اور پرکشش نعرے ہیں کہ قانع سے قانع دل اور متوکل سے متوکل روح بھی ان کی طرف خود بخود کھنچتی چلی آتی ہے اور اشتراکیت کے علمبردار کم ازکم اس لحاظ سے ضرور مستحق تحسین ہیں کہ انہوں نے اپنے لادینی نظریۂ حیات کیلئے ایسے پرکشش نعروں کا انتخاب کیا ہے جن کے باعث اس کی مقبولیت میں شب و روز اضافہ ہوتا چلا جارہا ہے۔ حالانکہ یہ کمیونزم ہی پر موقوف نہیں جو نظام حکومت بھی خواہ وہ امپریلزم کا ہو یا ڈکٹیٹرشپ کا بھوکوں اور ننگوں کو روٹی اور کپڑے کی پیشکش کرے گا عوام اس کا ساتھ دیں گے۔ کیونکہ اس دنیا میں آخر ایسا کون ہے جو تنگ دست و پریشان حال رہنا چاہتا ہو بلکہ میرا تو یہ خیال ہے کہ اگر سوویٹ یونین کے ملکوں میں بھی عوامی پراپیگنڈے کی اجازت دیدی جائے اور وہاں بھی سرمایہ و افلاس کی کشمکش کو ہوا دینے کی گنجائشیں نکل آئیں تو وہاں کے لوگوں کو بھی حکام اور رعایا کے معیار زندگی کا تفاوت دکھاکر بآسانی انقلاب اور بغاوت پر آمادہ کیا جاسکتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر یوکرین کے کسی جفاکش انسان سے یہ کہا جائے کہ ہم تمہیں سٹالن کی زندگی جیسی سہولتیں اور شادمانیاں دینے کی ضمانت دیتے ہیں تو کیا آپ ایک لمحے کے لئے بھی اس غلط فہمی میں مبتلا ہو سکتے ہیں کہ وہ دندناتا ہوا آپ کے ساتھ نکل کھڑا نہ ہوگا اور آپ کے ساتھ مل کر "انقلاب زندہ باد" اور "سٹالین مردہ باد" کے نعرے بلند کرنے کے لئے آمادہ نہیں ہو جائے گا۔ جاذب نعروں اور دلنشین تقریروں سے تو ماہرین فن خطابت بیٹوں کو والدین سے اور بیویوں کو شوہروں سے بدظن کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔

طبقاتی اونچ نیچ

اگر سوویٹ یونین کے عام انسانوں کو بھی سوویٹ نظام سے اسی قسم کے کیڑے نکال کر دکھا دئیے جائیں جو سرمایہ داری۔ جاگیرداری یا ملوکیت کے نظام میں موجود ہیں اور اگر وہاں کے معیار معیشت کے اعتبار سے طبقاتی اونچ نیچ۔ ہوٹل کے ڈبوں اور سینماؤں کی نشستوں کے طبقاتی امتیاز کو ہوا دے کر اجاگر کر دیا جائے تو کون ہے جو آواز بلند یہ پکار نہ اٹھے گا

"لاریب اشتراکیت بھی معیشت و معاشرت میں طبقہ واریت کو مٹانے میں کامیاب نہیں ہو سکی"۔

لیکن فرمایا دا کہ روس کے قہرمانی نظام میں اس قسم کی آزادیٔ افکار کا لائسنس ہرگز نہیں مل سکتا۔ وہاں تو بس سٹالین کی جنبش لب "تعزیرات" اور اس کی جبین کی تیوری قانون ہے اور آزادی نام ہے احتساب مسلسل کا۔ کوئی شخص وہاں ٹرانسکی اور بخارن ایسے مصنفوں کی کتب تک تو پڑھ نہیں سکتا کیونکہ انہیں بھی سٹالین کی پالیسی سے کاملاً اتفاق نہ تھا۔ اور تو اور سوویٹ روس کے کسی مصنف و سائنس دان یا صنعتی ماہر کو دوسرے ممالک میں جانے کی عام اجازت نہیں مل سکتی۔ اور اگر کوئی سرکاری مشن یا وفد حکومت کی طرف سے کسی دوسرے ملک میں جائے جہاں اشتراکیت پر دارومدار نہ ہو تو اس وفد کے ہر رکن کو ہدایات ملتی ہیں۔ فلاں فلاں پارٹیوں کے ارکان سے ملنا منع ہے۔ فلاں قسم کا لٹریچر پڑھنے کی اجازت نہیں۔ یہ میں نے محض کسی ہنگامی تاثر کے باعث نہیں لکھ دیا بلکہ پچھلے دنوں پنجاب کے ترقی پسند مصنفین کی سالانہ کانفرنس میں جو وفد ماسکو سے شرکت کے لئے آیا تھا اس کے ایک رکن نے خود مجھ سے ان مجبوریوں کا اظہار کیا تھا۔ میں نے وفد کے ایک تاجکستانی رکن کو جونہی دعوۃ الامیر کا فارسی نسخہ پیش کیا۔ اس نے بصد ہچکچاہٹ کہا۔ ہمیں صرف پروگریسو لٹریچر پڑھنے کی اجازت ہے۔

اعتماد حکومت

عوام پر حکومت کے اعتماد کا یہ عالم ہے۔ کہ روس کے اندر سوائے چند بڑے فوجی یا سیاسی افسروں کے کوئی روسی بھی طاقتور ریڈیو سیٹ رکھ کر غیر ملکی خبریں نہیں سن سکتا۔ اور ہر وہ شخص جو جبر و استبداد کے دیوتا **اسٹالین** سے ذرہ بھر بھی اختلاف رکھتا ہے۔ سوویٹ روس کا منظور نظر نہیں۔ رجعت پسند اور گردن زدنی ہے۔ اور تو اور حکومت نے محنتوں کے ساتھ ساتھ دماغ بھی خرید لئے ہیں۔ نصاب تعلیم اس ڈھب سے مرتب کرائے گئے ہیں۔ کہ وہ اب صرف مشین کی طرح کام کرنے ہی میں مدد دے سکتے ہیں۔ باقی قوت فکر کی جولانیاں تمام کی تمام سلب ہو کر رہ جاتی ہیں۔ ڈکٹیٹر اگر مادی اشیاء کی پیداوار میں اضافہ کرنے میں کامیاب ہو تو

جہاں خلاق دوجہاں کے نام پر قہقہے لگتے ہیں اور اسی کے بنائے ہوئے گوشت پوست کے ایک انسان کی پوجا ہوتی ہے

پھر وہ ہر قسم کی تنقید و تنقیص سے بالاتر ہو جاتا ہے۔ خواہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہونے کے لئے کتنے ہی ناپاک اور گھٹیا تک ذرائع کیوں نہ استعمال کرے۔

اخلاق کا مقام

اخلاق کے متعلق روسی ذہنیت کا اندازہ روس کے بہت بڑے اشتراکی مصنف کے ان الفاظ سے لگایا جاسکتا ہے جو اس نے اپنے مشہور ناول (Un Known artist) میں لکھے ہیں لکھتا ہے۔

"اخلاق ایک ایسا لفظ ہے جس کے متعلق سوچنے کا مجھے کبھی موقع ہی نہیں ملا۔ میں اشتراکیت کی تعمیر میں بے حد مشغول ہوں اگر مجھے اخلاق اور پاجامے میں سے کسی ایک چیز کے انتخاب کا اختیار دیدیا جائے۔ تو میں صرف پاجامے ہی کو پسند کروں گا"۔

سٹالین سے عقیدت کا راز

سٹالین کے ساتھ نام نہاد۔ بے پناہ عقیدت اور اس کے ہر اشارے پر جاں نثاری بھی دراصل ایک راز ہے یہ سب کچھ ایک منظم تحریک کا نتیجہ ہے جس میں تعلیم و تربیت اور نشر و اشاعت کے ذرائع کو نہایت مستعدی کے ساتھ کام میں لایا جاتا ہے اور جس کے ماتحت ہر کامیابی کا سہرا اسٹالین کے سر باندھ دیا جاتا ہے۔ اور ہر ناکامی کی لعنت کا طوق مخالفین کے گلے میں ڈال دیا جاتا ہے گذشتہ جنگ عظیم میں جو لوگ مختلف ریڈیو سٹیشنوں سے جنگی تبصرے سنتے رہے ہیں وہ جانتے ہوں گے کہ جب تک روسی افواج بری طرح پسپا ہوتی رہیں۔ سٹالین کا نام بھول کر بھی کسی خبر۔ فیچر۔ تبصرے یا ڈرامے میں نہیں لیا گیا۔ لیکن جونہی سرخ فوج نے پیشقدمی شروع کی سٹالین کا نام ہر تبصرہ۔ ہر اعلان اور ہر فیچر کے پہلے فقرے میں سنائی دینے لگا تھا۔

تعلیمی پالیسی

روس کی تعلیمی پالیسی نہایت تیز رفتاری کے ساتھ وطن پرستی اور رجعت پسندی کی طرف بڑھ رہی ہے۔ ادب اور فنون لطیفہ کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ سائنسی علوم تک کی تعلیم قوم پرستانہ نظریات کے تحت ہوتی ہے۔ تاریخ کو نئے قومی نقطۂ نظر کے مطابق از سر نو مرتب کرا دیا گیا ہے تاکہ بالشویزم کی داخلی پالیسی مستحکم ہو جائے۔ تاریخ میں جہاں کہیں مخالفانہ یا سرمایہ دارانہ جذبات و واقعات آتے تھے ان سب کو دوسرے اور مغربی ممالک کی مخالفت میں تبدیل کر دیا گیا ہے سوویٹ یونین کی برتری ثابت کرنے کے لئے ایسے مبالغہ آمیز قصے اور کہانیاں لکھوائی گئی ہیں جیسی پرانے زمانے کے بعض قصہ گو یا مسخرے پرانے رجواڑوں اور نوابوں کو خوش کرنے کے لئے گھڑا کرتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ آج سوویٹ یونین کا ہر نوجوان باہر کی دنیا سے بے خبر ہے اور اسے تعلیم کچھ ایسے انداز سے دی گئی ہے کہ اس کے دل میں یہ بات بیٹھ سی گئی ہے کہ بس روس اور روسی کو سب پر فوقیت حاصل ہے۔ آج کے روس اور زار کے روس میں بہت سی باتیں یکساں قسم کی پائی جاتی ہیں۔ مثال کے طور پر یہی کہ اکثر سرمایہ دار اور سامراجی ممالک کی طرح اب وہاں بھی اعلےٰ تعلیم کی سہولتیں صرف انہی لوگوں کو ملتی ہیں۔ جو کمیونسٹ پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں یا جو پارٹی کے مقتدر ارکان سے سفارشی خطوط حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ طباع لیکن غیر کمیونسٹ طلبہ کے لئے روس کی تعلیمی سہولتوں میں کوئی گنجائش پیدا نہیں ہو سکتی۔

کمیونسٹ نوابیت

اور اب تو خیر وہاں کمیونسٹ نوابیت (Communist - aristocracy) کا دور دورہ ہے۔ اور کمیونسٹ نواب اقتدار کی گدیوں پر مسلط بے بس عوام کے جسموں کی اُدھڑ گت اُسی بُری طرح بنا رہے ہیں۔ جس طرح کہ زمانہ انقلاب سے قبل فرانس کے تن آسان نواب بنایا کرتے تھے کہ بس ذرا کہیں مچھر کی جھنجھناہٹ سے نیند اچاٹ ہوئی تو جھٹ لاڈلے میاں نے ہنٹر پکڑ کر بیچارے ملازم کی مرمت شروع کر دی۔ اعلےٰ تعلیم تو رہی ایک طرف۔ عام تعلیم کے حصول کے لئے بھی اس قدر پابندیاں ہیں کہ دیہات اور قصبوں کے طلبہ ان سے مستفید ہو ہی نہیں سکتے۔ بس اُن کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ کھیتوں کی ہری بھری گھاس کے نظارے ہی سے نظروں کو سیراب کیا کریں اور دنیا کی چہل پہل اور رنگینیوں سے دُور ہی مشترکہ کھیتوں میں کام کرتے کرتے ساری عمر گذار دیں۔

پریس کی آزادی

کوئی نئی کتاب اس وقت تک چھپ کر منظر عام پر نہیں آسکتی جب تک سوویٹ پراپیگنڈا افسر اس پر مہر خوشنودی ثبت نہ کر دے۔ یہ افسر اکثر کتابوں میں من مانی تبدیلیاں کرتا ہے۔ یہاں تک کہ بعض دفعہ ایسے بے جوڑ اور غلط اور بے بنیاد قصے بڑھا دیتا ہے جن کا مصنف کو علم تک نہیں ہوتا۔ اور جن یہ اپنے

نام کا لیبل چسپاں کرتے وقت اُس کا دل خون کے آنسو روتا ہے۔ لیکن یہ تبدیلیاں ناگزیر ہوتی ہیں۔ اور اگر وہ چاہتا ہے کہ اُس کی کوشش منصۂ شہود پر آئے تو لازم ہے کہ تمام ذہنی کوفتوں اور قلبی اذیتوں کو بالائے طاق رکھ کر انہیں اپنی طرف منسوب کرے میں ذرہ بھر باک محسوس نہ کرے۔ اُسے طوعاً یا کرہاً یہ اپریشن بہر حال برداشت کرنا ہی پڑتا ہے۔ اس سلسلے میں ایک اشتراکی مصنف "میجرا ے بیورف" نے بعض نہایت ہی دلچسپ انکشاف کئے ہیں جو اسے اپنی کتاب کے چھپنے کے وقت پیش آئے۔ جو اس نے ایک روسی ہوا باز "کرنل پی۔ اے۔ پیلوتوف" کی زندگی اور اس کے کارناموں پر لکھی تھی۔ لیکن چھپنے سے قبل اس سے مشورہ کئے بغیر پراپیگنڈہ افسر پیلوتوف نے اس میں بعض ایسی باتیں بڑھا دیں جن کا سرے سے کوئی ثبوت ہی نہیں ملتا۔ اور سب سے دلچسپ بات یہ ہے کہ اس بات کے جتنے بھی ایڈیشن چھپے ہر ایڈیشن میں سوویٹ روس کی تازہ ترین وضع کردہ پراپیگنڈا پالیسی کے لحاظ سے اس میں تحریف ہوتی رہی اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہر ادیب اور مصنف کا مطالعہ اور محنت اکارت جاتی ہے اور وہ ایک کتاب کا مصنف ہو جانے کے بعد بھی اُس کے منظر عام پر آ جانے پر بھی علم کے لحاظ سے اسی مقام پر رہتا ہے جہاں سے کہ وہ چلا تھا۔

کیا یہ روٹی دیتی ہے

کہا جاتا ہے اشتراکیت روٹی دیتی ہے۔ لیکن اس ظلم کا کیا علاج کہ وہ دوسرے ہاتھ سے ضمیر۔ شرافت۔ اخلاق اور پاکیزگی کے تمام جوہر چھین لیتی ہے۔ مگر حیرانی تو اس بات کی کہ آجکل لوگ زہر کو تریاق سمجھ کر زہر کو اپنی زہریلی کیفیتوں اور اثرات سے معرّا اور خود کو اس کی مضرتوں سے محفوظ سمجھنے لگے ہیں۔ حالانکہ محض یہ سمجھ لینے سے کہ یہ بچے سانپوں کے نہیں بلکہ خرگوش کے ہیں تو سانپ کے بچے ڈسنے کی عادت ترک نہیں کر سکتے۔ اسی اندھا دھند اور دیدہ دانستہ آنکھیں موند کر اختیار کئے جانے والی پالیسی کا نتیجہ قعر ہلاکت میں دھنسنے کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے۔ اشتراکیت کے انگاروں کو پھول سمجھ کر اُن سے کھیلا اور سونگھا جا رہا ہے۔ لوگ ہیں کہ بے تحاشا انکی طرف لپکے چلے آ رہے ہیں گویا جہنم کو جنت پر فوقیت دی جا رہی ہے اور دن دہاڑے دی جا رہی ہے۔ اور اس دنیا کے سب سے بڑے حامی، خاہر انسان کو دنیا کا نجات دہندہ تصور کیا جا رہا ہے اور جو قوم ایک طرف خلاق دو جہان کے نام پر یک شگاف قہقہے بلند کرتا ہے ⁂

⁂ وہ دوسری طرف اسی کے بنائے ہوئے گوشت پوست کے ایک انسان کی پرستش کرتی ہے اور اس کا ہر سائنس قانون منصور ہوتا ہے۔

ایک غلط فہمی

کمیونزم کی مقبولیت میں ایک عظیم الشان غلط فہمی کارفرما ہے جس میں اچھے اچھے پڑھے لکھے لوگ مبتلا ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ بھوک۔ فاقہ۔ بے روزگاری اور افلاس نے عوام کو سرمایہ داری سے بے زار کر دیا ہے بلکہ اس کا دشمن بنا دیا ہے اور اب وہ کمیونزم کو اس کا حریف سمجھنے لگے ہیں۔ حالانکہ اگر غور سے حالات کا جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوگا کہ کمیونزم۔ سرمایہ داری کی دشمن نہیں اسکی ممد اور معاون ہے بلکہ میں تو یہاں تک کہنے میں بھی ہرگز کوئی باک محسوس نہیں کرتا کہ اسکی تکمیل ہی اس کے ہاتھوں ہوئی ہے۔ کیونکہ اس نے انفرادی سرمایہ داری کو مٹا کر حکومتی سرمایہ داری کی بنیاد ڈالی ہے اور سرمایہ داری کو ختم کرنے کی بجائے اسے منظم و مستحکم کر دیا ہے۔ گویا افراد ⁂

⁂ کے ہاتھوں کی منتشر سرمایہ داری اب یکجا ہو کر حکومت کے ہاتھوں میں آ گئی ہے اور سرمایہ داری کا جو ہتھیار پہلے کبھی کارخانہ داروں اور کاشتکاروں کے ہاتھ میں تھا وہ اب روسی حکومت کے ہاتھ میں آ گیا ہے یا بالفاظ دیگر اسے یوں کہہ لیجئے کہ ظلم کرنے والے کے ہاتھ بدل گئے ہیں۔ لیکن ہتھیار وہی ہے۔

(باقی آئندہ)

شدید مشکلات کے باوجود ہر شعبہ میں تعلیم الاسلام کالج کی نمایاں ترقی

کالج کی سالانہ روئداد

(۲)

(یہ روئداد صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔ اے پرنسپل تعلیم الاسلام کالج لاہور نے کالج کی تقسیم اسناد و انعامات کی سالانہ تقریب (۱۴ مارچ ۱۹۵۱ء) کے موقع پر پیش فرمائی)

ریڈیو اور فوٹوگرافک سوسائٹی

گذشتہ سال کی طرح ریڈیو سوسائٹی اس سال بھی مصروف عمل رہی۔ ریڈیو کے اجزاء کا تجرباتی مطالعہ کرنے کے لئے معمل طبیعات میں کافی سامان موجود ہے۔ اس کی وجہ سے مجلس نے کئی ایک ریڈیو اور کرسٹل سیٹ تیار کئے۔ فوٹوگرافک سوسائٹی کی مساعی کی وجہ سے طلبہ میں تصویر کشی کا ذوق بعید بڑھ رہا ہے۔ ان مجالس کے نگران اعلیٰ مکرم میاں عطاء الرحمٰن ایم ایس سی ہیں۔ جن کی مساعی بہت مفید نتائج پیدا کر رہی ہیں۔

صحت جسمانی

ایک نوزائیدہ مملکت اگر ترقی کی دوڑ میں ترقی یافتہ ممالک سے بازی لینا چاہتی ہے تو اس کے افراد پر سعی پیہم اور مستقل جدوجہد کی بھاری ذمہ داری پڑتی ہے۔ اور لگاتار محنت کرتے چلے جانا جذبۂ اور مضبوط و توانا جسموں کے بغیر ممکن نہیں تمام بیدار ممالک اپنی قوم کی صحت کی طرف خاص توجہ دیتے ہیں اور عام اندازے کے مطابق ان ممالک کا جتنا روپیہ تعلیم پر خرچ ہوتا ہے اسی کے لگ بھگ رقم وہ ورزشوں وغیرہ پر خرچ کرتے ہیں اگر ہم نے بھی دنیا میں ترقی کرنا ہے تو ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے بچوں کا خاص خیال رکھیں۔ بوجہ غربت ہم ان کے لئے پوری خوراک مہیا نہیں کر سکتے۔ لیکن غربت کے باوجود بھی ہم صحیح ورزشیں انہیں کرا سکتے ہیں۔ یہ ادارہ طلباء کے اس شعبۂ زندگی کی طرف بھی خاص توجہ دیتا رہتا ہے۔ بہت سے غریب بچوں کو مفت دودھ دیا جاتا رہا ہے۔ اور عام طور پر یہ کوشش رہی ہے کہ تمام طلباء ورزش کے ذریعہ سے اپنے جسموں کو مضبوط بنانے کی کوشش کرتے رہیں اور بہت حد تک ہم اس میں کامیاب بھی رہے ہیں۔

عسکری تربیت:۔ ہماری یو۔ او۔ ٹی۔ سی یونٹ نے سالانہ کیمپ میں کامیابی کے ساتھ شمولیت کی۔ اور اپنے ضبط اور نظم کا مظاہرہ کیا۔ اس سال بعض مجبوریوں کی بنا پر افسر انچارج کیمپ پر ساتھ نہیں جا سکا۔ لیکن طلباء نے اپنے افسر کی غیر موجودگی میں یہ مثال قائم کی کہ ضبط و نظم بیرونی اسباب کے بغیر بھی قائم رہ سکتا ہے۔ کیڈٹ رضا علی کیمپ کے بہترین اور چیمپیئن سکواڈ کا ممبر شمار کیا گیا اور اس کا سرٹیفکیٹ بھی میجر جنرل محمد اعظم کی طرف سے اسے دیا گیا۔

C. Q. M. S. ناصر احمد لانس کارپورل حلیم اور امان اللہ خاں نے کیڈر کورس میں شمولیت کی اور پاس ہوئے۔

سالانہ فائرنگ کے موقعہ پر جس میں رائفل سٹین گن۔ برن گن اور دو انچ مارٹر کے فائر شامل تھے۔ ہمارے کالج نے نمایاں کامیابی حاصل کی۔ اس میں اوّل عبد الحلیم لینس کارپورل اور دوم حمید اللہ کھیڑی رہے۔

اس سلسلہ میں جہاں ہم آفیسران کورمیڈ کوارٹر میجر شاہ کیپٹن خاں اور جمعدار نذر محمد کے مشکور ہیں۔ وہاں کیپٹن سید کرامت حسین جعفری کا دلی شکریہ ادا کئے بغیر بھی نہیں رہ سکتے جنہوں نے کمال محبت، رواداری اور ہمدردی سے ہماری ذمہ واریوں کو خود برداشت کیا۔ اور ہماری مشکلات کے حل کرنے میں دلچسپی لی۔ یونیورسٹی کی سالانہ کنووکیشن کے موقعہ پر ہمارے سات طلباء گارڈ آف آنر کے لئے منتخب ہوئے۔

مجلس سیاحت

پریذیڈنٹ۔ محمد علی چودھری ایم۔ اے
سیکرٹری۔ منیر احمد شیخ

یہ کالج کی پرانی اور مستعد کلب ہے۔ اس سے قبل پانگی۔ تبتی لاہول۔ کلو وادی کوہستان نمک۔ سون وادی وغیرہ کے دورے کر چکی ہے امسال کلب نے کاغان کی مشہور و معروف وادی کا دورہ کیا۔ پارٹی کے ساتھ ادویات کا سٹاک بھی تھا۔ چنانچہ پارٹی نے کاغان میں بہت سے آدمیوں کو طبی امداد بہم پہنچائی۔ کاغان پاکستان کا وہ جنت نظیر خطہ ہے جو اپنی رعنائی اور شادابی اور سرسبزی میں کشمیر اور کلو کو مات کرتا ہے۔ اس کی برف پوش چوٹیاں، اس کے پھولوں سے ڈھکے ہوئے ڈھلوان اور میدان۔ اس کے ٹھنڈے اور میٹھے چشمے اور آبشاریں ہمیں کسی اور ہی دنیا میں لے جاتے ہیں۔ دریائے کنہار وادی کے بیچوں بیچ اپنے صاف شفاف پانی اور اپنی شوریدہ سری کے ساتھ ایک نرالا سماں پیش کرتا ہے۔ دریا کے اندر دنیا کی بہترین ٹراؤٹ پائی گئی ہے۔ کاغان کی تعریف بالخصوص کاغان خاص اور اس سے اوپر کے حصے کی تعریف الفاظ میں بیان نہیں کی جا سکتی۔

کرشمہ دامن دل مے کشد کہ جا اینجا ست

پارٹی نے پیدل سفر بالاکوٹ سے شروع کیا۔ یہ وہ تاریخی مقام ہے جہاں حضرت سید احمد شہید بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے رفقاء کے ہمراہ ... خلافت جہاد کرتے ہوئے شہید ہوئے، اپنی آخری نیند سو رہے ہیں۔ پارٹی کوائی۔ پارس۔ مہانڈری کاغان ناران وغیرہ سے ہوتی ہوئی سیف الملوک سر پہنچی۔ یہ ایک مصفّٰی نیلے پانی سے لبریز بیضوی پیالہ ہے۔ جو برفانی پہاڑیوں کی گود سے خنکی حاصل کرتا ہے۔ پارٹی کے بعض افراد ناران سے آگے بھی گئے۔ سفر کے دوران میں مرزا مقصود احمد۔ مولوی عبد الغفور۔ ملک مجید احمد خاں۔ غلام سرور خان و خان غلام جیلانی خان آف بالاکوٹ۔ پیر زمان شاہ صاحب مانسہرہ۔ بہرام خان صاحب۔ سید غلام حسین شاہ صاحب رئیس کاغان اور بعض دیگر احباب نے مہمان نوازی ہمدردی اور محبت کا ثبوت دیا۔ کلب ان سب کی تہ دل سے مشکور ہے۔

بارہ طلبائے کالج نے سرٹیفیکیٹ کا ٹور کیا۔ اور

(باقی صفحہ ۷ پر)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کردے:۔

وصیت ۱۲۷۵۴:۔ میں خواجہ ظہور الدین معرفت خواجہ نجم الدین صاحب ایم۔ ایس۔ سی کوٹھی ۲۷۳ وکٹوریہ روڈ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱ فروری ۱۹۵۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری کل منقولہ اور غیر منقولہ جائداد مشرقی پنجاب میں رہ گئی ہے۔ واپس ملنے پر اس جائداد کے ۱/۱۰ کی وصیت کرتا ہوں۔ اپنی ماہوار آمد مبلغ ۲۰۰/- روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت میری وفات کے وقت جس قدر جائداد ثابت ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد:۔ خواجہ ظہور الدین معرفت خواجہ نجم الدین صاحب انسپکٹر این۔ ڈبلیو۔ آر۔ کوٹھی ۲۷۳ وکٹوریہ روڈ لاہور گواہ شد:۔ غلام محمد اختر ڈویژنل پرسنل آفیسر این ڈبلیو آر۔ لاہور:۔ گواہ شد:۔ خواجہ نجم الدین انسپکٹر R. W. N. ۲۷۳ وکٹوریہ روڈ۔ لاہور

وصیت ۱۲۷۸۲:۔ میں محمد علی ولد فرید صاحب معمار عمر ۵۴ سال ساکن کیبالہ ڈاک خانہ کمپالہ (یوگنڈہ) برٹش ایسٹ افریقہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹ جنوری ۱۹۵۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد ۱۰ مرلہ سفید زمین واقعہ قادیان قیمتی -/۱۰۰۰ روپیہ قطعہ زمین ۱۰۰ گز واقعہ لدھیانہ قیمتی -/۱۰۰۰ روپیہ۔ تین موروثی مکان پختہ واقع سمراں ضلع جالندھر قیمتی اندازاً -/۴۰۰۰ روپیہ جس کے نصف کا میں مالک ہوں۔ یہ جائیداد مشرقی پنجاب میں ہے۔ اس کے عوض پاکستان میں مجھے کوئی نہیں ملی۔ اگر کسی وقت مل جائے۔ تو اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی حقدار صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس کے علاوہ میرے پاس -/۸۰۰۰ شلنگ نقد موجود ہے۔ اور میری ماہوار آمد اندازاً -/۱۰۰ شلنگ ہے۔ میں اس جائداد اور آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر وفات کے وقت مذکورہ بالا جائداد کے علاوہ میری کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد:۔ محمد علی پوسٹ بکس ۲۴۳ کمپالہ (یوگنڈہ) برٹش ایسٹ افریقہ۔ گواہ شد:۔ عبد الکریم شرما گواہ شد:۔ نور الحق مبلغ افریقہ

وصیت ۱۲۸۳۰:۔ میں عبد الرحمن ولد چوہدری غلام حیدر صاحب ساکن کوٹ احمدیاں ڈاک خانہ ڈگری ضلع تھرپارکر سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ ۳۰ گھماؤں زرعی زمین نہری واقعہ کوٹ احمدیاں میں ہے۔ اور ایک مکان خام رہائشی جس کے چوتھے حصہ کا مالک ہوں۔ زمین کی موجودہ قیمت -/۶۰۰۰ روپیہ اور مکان کی قیمت اندازاً -/۵۰ روپیہ ہوگی۔ اور کل جائداد کی قیمت -/۶۰۵۰ روپیہ ہوئی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائداد ہوگی۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ میں انشاء اللہ اپنی آمدنی کا دسواں حصہ بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔

العبد:۔ عبد الرحمن امیر جماعت، ہٰذا کوٹ احمدیاں ڈاکخانہ ڈگری گواہ شد:۔ محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال:۔ گواہ شد:۔ غلام رسول سیکرٹری تبلیغ کوٹ احمدیاں ڈاکخانہ ڈگری سندھ

وصیت ۱۲۸۴۱:۔ میں حاکم علی ولد باغ علی صاحب سکنہ چک جدید ۱۶ ڈاکخانہ کڑیال باغاں والہ چک ۱۹ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۵۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد منقولہ اس وقت دو صد روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ اپنی ششماہی آمد جو پاکستان کی عارضی الاٹ شدہ زمین سے ہوتی ہے۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اگر میرے مرنے کے وقت میری جس قدر بھی میری جائداد ثابت ہوگی۔ اُس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک انجمن مذکور ہوگی۔ العبد:۔ حاکم علی پریذیڈنٹ چک جدید ۱۶ ضلع شیخوپورہ گواہ شد:۔ محمد اسمٰعیل ہیڈ ماسٹر کڑیال۔ گواہ شد:۔ سید ولائت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت ۱۲۸۴۴:۔ میں عنایت اللہ ولد عمر دین صاحب عمر ۴۱ سال ساکن ہانڈو ڈاکخانہ جلو ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۵۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ میری ماہوار آمدنی بذریعہ مزدوری مبلغ -/۴۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اس کے بعد اگر کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میری کوئی جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک انجمن مذکور ہوگی:۔ العبد:۔ عنایت اللہ سیکرٹری مال ہانڈو ڈاک خانہ جلو ضلع لاہور:۔ گواہ شد:۔ چوہدری دین محمد سکنہ ہانڈو ڈاک خانہ جلو ضلع لاہور

گواہ شد:۔ سید ولائت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت ۱۲۸۵۰:۔ میں چوہدری خدا بخش ولد چوہدری الٰہی بخش صاحب عمر ۶۵ سال ساکن ہانڈو ڈاک خانہ جلو ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۵۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد غیر منقولہ بصورت اراضی نہری و بارانی یکصد چالیس سگھہ ہے۔ اور دیگر سفید زمین اندازاً ایک کنال ہے۔ اور ایک مکان پختہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ جو میری آمد ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت اس کے علاوہ جو میری جائداد ہوگی۔ اُس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد:۔ خدا بخش بقلم خود سکنہ ہانڈو ڈاکخانہ جلو ضلع لاہور گواہ شد:۔ اختر علی پسر موصی مذکور " " "
گواہ شد:۔ مظفر احمد " " "

وصیت ۱۲۸۶۱:۔ میں سائرہ خاتون زوجہ جوالدار کلرک محمد حفیظ الدین صاحب نمبر ۲۰۰۲۴ سکری ڈاک خانہ چندرا بازار ضلع پیرا مشرقی بنگال حال چک لالہ ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم اگست ۱۹۵۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حق مہر مبلغ -/۸۰۰ روپیہ ہے۔ جو کہ خاوند کی طرف سے ادا ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ زیور قیمتی -/۳۵ وزنی ۱/۲ ۴ ماشہ ہیں۔ اس کل جائداد قیمتی -/۸۳۵ روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں نیز میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ کی مالک انجمن مذکور ہوگی

الامتہ:۔ سائرہ خاتون زوجہ جوالدار کلرک محمد حفیظ الدین صاحب R. P. A. S. C. ریکارڈ چک لالہ

گواہ شد:۔ محمد حفیظ الدین: گواہ شد:۔ جمعدار رحیم بخش ذیڈی-آر-پی-اے-ایس-سی ریکارڈ چک لالہ

وصیت ۱۲۸۶۵:۔ میں عائشہ بی بی زوجہ جان محمد صاحب امیر جماعت احمدیہ سکنہ رلیوکے ڈاکخانہ بدوکے ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۱۱/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حق مہر مبلغ -/۲۰ روپیہ اور زیور وزنی ۱/۲ ۱ تولہ اس کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی۔ میرے مرنے پر جس قدر جائداد ثابت ہوگی۔ اس کے ۱/۸ حصہ کی مالک انجمن مذکور ہوگی۔

الامتہ:۔ عائشہ بی بی زوجہ جان محمد صاحب امیر جماعت احمدیہ رلیوکے ڈاک خانہ بدوکے ضلع سیالکوٹ

گواہ شد:۔ چوہدری بشیر احمد بقلم خود:۔ گواہ شد:۔ صوفی علی محمد بقلم خود صحابی۔ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۲۸۶۹:۔ میں حنیفہ بیگم زوجہ ضیاء الرحمن صاحب سکنہ گھٹیالیاں۔ ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۵۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد اس وقت مبلغ -/۶۰۰ روپیہ حق مہر کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہے۔ زیور بھی کوئی نہیں ہے۔ حق مہر کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہوگی۔ تو اس کے بھی آٹھویں حصہ کی مالک انجمن مذکور ہوگی۔

الامتہ:۔ حنیفہ بیگم زوجہ ضیاء الرحمن صاحب گھٹیالیاں خاص ضلع سیالکوٹ گواہ شد:۔ ضیاء الرحمن خاوند موصیہ مذکورہ " " "

گواہ شد:۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا بقلم خود۔

وصیت ۱۲۸۷۲:۔ میں عبد الکریم ولد شہاب الدین صاحب ساکن قلعہ صوبا سنگھ ڈاک خانہ خاص براستہ مرد ملہی ضلع سیالکوٹ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۹/۵۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد فی الحال کوئی نہیں ہے۔ صرف دوکانداری کی آمد ہے۔ جو ماہوار -/۲۰ روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ کمی بیشی کے مطابق حصہ آمد ادا کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہوئی۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک انجمن مذکور ہوگی

العبد:۔ عبد الکریم ولد شہاب الدین صاحب سکنہ قلعہ صوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ:۔ گواہ شد:۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا:۔ گواہ شد:۔ حکیم محمد فیروز الدین قریشی انسپکٹر بیت المال

وصیت ۱۲۸۷۳:۔ میں حنیفہ بیگم زوجہ غلام احمد صاحب سکنہ قلعہ صوبا سنگھ ڈاک خانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۵۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حق مہر مبلغ -/۴۰۰ روپیہ زیور طلائی وزنی ایک تولہ تین ماشہ قیمتی -/۱۲۰ روپیہ کل جائداد مبلغ -/۵۲۰ روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کسی قسم کی اور جائیداد ثابت ہوگی۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک انجمن مذکور ہوگی۔

الامتہ:۔ حنیفہ بیگم زوجہ غلام احمد صاحب قلعہ صوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ گواہ شد:۔ حکیم محمد فیروز الدین انسپکٹر بیت المال:۔ گواہ شد:۔ اللہ دتہ والد موصیہ گواہ شد:۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۲۸۷۵:۔ میں سکینہ بیگم زوجہ چوہدری فضل حسین صاحب ساکن سید والہ ڈاک خانہ خاص ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳ اکتوبر ۱۹۵۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حق مہر مبلغ -/۵۰۰ روپیہ زیور طلائی و نقرئی قیمتی -/۱۶۰ کل میزان -/۶۶۰ روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت اس کے علاوہ جو جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن مذکور ہوگی۔

الامتہ:۔ سکینہ بیگم بقلم خود زوجہ چوہدری فضل حسین سید والہ ضلع شیخوپورہ گواہ شد:۔ فضل حسین خاوند موصیہ مذکورہ گواہ شد:۔

(بقیہ صفحہ ۵)

دوران سفر میں اس شہر کے پانچ ہزار سال پرانے تاریخی آثار کو دیکھنے کے بعد Remount Depot کا معاینہ بھی کیا۔

ھاکی۔ سال گذشتہ کی طرح ہماری ہاکی ٹیم کو اس سال بھی بہت سی مشکلات پیش رہیں۔ اول اس کھیل کے لئے فراخ میدان درکار تھا جو ہماری ٹیم کو میسر نہ تھا۔ دوسرے اس سال ہماری ٹیم کے چند ایک نمایاں کھلاڑی بعض وجوہات کی بناء پر ٹیم کا ساتھ نہ دے سکے۔ جن کے خلا کو پر کرنے میں خاصی دقت کا سامنا کرنا پڑا۔

ہماری ان نئے کھلاڑیوں پر مشتمل ٹیم خدا کے فضل سے نمایاں کامیابی حاصل کرتی رہی۔

یونیورسٹی ٹورنامنٹ میں ہماری ٹیم نے ایم۔اے او کالج کو تین گول پر مات کیا اور دیال سنگھ کالج سے برابر رہی۔ ہمارا فائنل میچ ایف۔سی کالج سے ہوا۔ یہ امر ہمارے لئے باعث مسرت ہے کہ سال رواں کی یونیورسٹی ٹیم کے لئے ہمارے ۵ کھلاڑی منتخب ہوئے۔

والی بال:۔ اس سال والی بال کے ۲۵ میچ کھیلے گئے۔ جن میں سے ۱۰ میچوں میں ہمارا کالج کامیاب رہا (INTER CLASS TONRNAMENT) بین الصفوف مقابلوں میں سال چہارم کے کھلاڑی اول رہے۔

باسکٹ بال:۔ باسکٹ بال کی باقاعدہ کھیل جاری رہی۔ بین الصفوف مقابلوں میں سال چہارم کے طلبہ فاتح رہے۔ ہر دو کلبوں کے صدر مکرم بشارت الرحمن ایم۔اے ہیں۔

بیڈمنٹن:۔ ردلیٹ پنجاب بیڈمنٹن چیمپین شپ کے مقابلوں میں کالج کی طرف سے ظفر اسمٰعیل اور یحییٰ مانگ پو شریک ہوئے۔ کالج میں ایک بیڈمنٹن ٹورنامنٹ کا انتظام کیا گیا۔ جس میں طلباء نے گہری دلچسپی لی۔ مانگ پو سنگلز میں اور عزیز احمد اور منیر احمد ڈبلز میں چیمپین رہے۔ اس کلب کے صدر بھی مکرم بشارت الرحمن ایم اے ہیں۔

کبڈی:۔ کبڈی ہمارا قومی کھیل ہے۔ جسے خواص اور عوام میں یکساں قبولیت حاصل ہے۔ امسال ہماری ٹیم مقامی کالجوں کو جیت کر فائنل تک پہنچی اور یونیورسٹی بھر میں دوسرا مقام حاصل کیا۔ کبڈی میں رفیق احمد ثاقب اور منیر احمد چوہدری کی کھیل کی خاص شہرت ہوئی۔

فٹ بال:۔ کالج کی فٹ بال ٹیم یونیورسٹی فٹ بال ٹورنامنٹ میں شریک ہوئی۔ کھیلوں کا میدان نہ ہونے کی وجہ سے طلباء باقاعدہ مشق نہ کر سکے۔ مگر اس کے باوجود انہوں نے نہایت شاندار کھیل کا مظاہرہ کیا۔ اور ہماری ٹیم اپنی لیگ میں دوسرے نمبر پر رہی۔ اس کے علاوہ انٹر کلاس فٹ بال ٹورنامنٹ بھی کروائی گئی۔ جس میں سیکنڈ ائیر کے طلباء کی ٹیم اول رہی۔

کشتی رانی:۔ گذشتہ سیلاب کے موقع پر کالج کی کشتیاں سیلاب زدگان کی امداد کے لئے استعمال کی گئیں اور اس کلب کے ممبروں نے خدمت خلق کے نمایاں کارنامے سرانجام دیئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

ایک ہوین ریس میں پچھلے دنوں اسلامیہ کالج لاہور اول اور ہمارا کالج دوئم رہا۔ کلب کے صدر مکرم چوہدری محمد علی ایم۔اے ہیں۔

ریاضت جسمانی:۔ ہمارا سالانہ ٹورنامنٹ نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ بعض نتائج مثلاً ۵۰۰۰ میٹر کی دوڑ اور ہاپ سٹیپ جمپ کے نتائج یونیورسٹی کے ہم پلہ رہے۔ ہمارے کھلاڑیوں کو گراؤنڈ کی سہولتیں حاصل نہیں ہیں۔ ہمارے اپنے گراؤنڈ زمین نہیں دیئے گئے۔

ٹورنامنٹ میں اسلم باجوہ پہلا بہترین کھلاڑی اور مبشر احمد دوسرا بہترین کھلاڑی قرار پائے۔ مبشر احمد اور مبارک نے ہاپ سٹیپ جمپ اور ۵۰۰۰ میٹر دوڑ میں کالج کے ریکارڈ توڑے اور یونیورسٹی کے ریکارڈ کے برابر رہے۔

ہمارے جمنیزیم میں صبح شام باقاعدہ طلباء ورزش کرتے ہیں۔

بالآخر میں عملہ کالج اور اپنی طرف سے جملہ معزز حاضرین کا ان کی تشریف آوری پر شکریہ ادا کرتے ہوئے ان سے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہماری ناچیز مساعی میں برکت ڈالے اور اس درسگاہ سے فارغ التحصیل اور اسناد لینے والے طلبہ قومی روح اور انصاف کو بلند معیار پر قائم کرنے والے ثابت ہوں کہ ان دو اوصاف کے بغیر کوئی قوم عزت سے زندگی بسر نہیں کر سکتی۔ وباللہ التوفیق

واخر دعوانا الحمد للہ رب العلمین

غیر کفو میں نکاح

ایک دوست کا سوال پیش ہوا کہ ایک احمدی اپنی ایک لڑکی غیر کفو کے ایک احمدی کے ہاں دینا چاہتا ہے حالانکہ اپنی کفو میں رشتہ موجود ہے اس کے متعلق آپ کا کیا حکم ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر حسب مراد رشتہ اپنے ملنے تو اپنی کفو میں کرنا بہ نسبت غیر کفو کے بہتر ہے۔ لیکن یہ امر ایسا نہیں کہ بطور فرض کے ہو۔ ہر ایک شخص ایسے حالات میں اپنی مصلحت اور اپنی اولاد کی بہتری کو خوب سمجھ سکتا ہے۔ اگر کفو میں کسی کو وہ اس لائق نہیں دیکھتا تو دوسری جگہ دینے میں ہرج نہیں۔ اور ایسے شخص کو مجبور کرنا کہ وہ بہرحال اپنی کفو

اعلان بابت موصیان ہندوستان

(۱) چونکہ ہندوستان کے موصیوں کا جملہ ریکارڈ قادیان منتقل ہو چکا ہے۔ اور ان کے حساب و کتاب کا تعلق اب دفتر بہشتی مقبرہ قادیان سے ہے۔ اس لئے احباب اس تعلق میں دفتر قادیان سے خط و کتابت کیا کریں۔

(۲) امراء و صدر صاحبان اپنی اپنی جماعتوں میں سیکرٹری وصیت کا انتخاب کروا کے دفتر ہذا کو مطلع کریں۔ تاکام زیادہ باقاعدگی سے ہو سکے۔ نیز جن موصیوں کے ذمہ چندہ کے بقایا ہیں انہیں وصول کرنے کی کوشش کی جائے۔ اور اپنی کوشش سے دفتر ہذا کو اطلاع دی جائے۔ اور نئے موصی بنانے کی کوشش بھی کی جائے۔

میں احباب کرام سے گذارش کرتا ہوں۔ کہ یہ آپ لوگوں کی خوش قسمتی ہے۔ کہ جب کہ ہمسایہ ملک کے احمدی قادیان کی زیارت کے لئے ترستے ہیں۔ اور ان میں سے جو وفات پا جائیں وہ فی الحال بہشتی مقبرہ میں دفن کئے جانے سے محروم رہتے ہیں۔ لیکن آپ کو قادیان کی زیارت کا ہر وقت موقعہ ہے۔ اور ہندوستان کے موصی فوت ہونے پر قادیان میں دفن ہو سکتے ہیں۔ اس نعمت کی قدر کر کے زیادہ قربانی پر آمادہ ہونا چاہیئے تاکہ ہم برکات سے زیادہ سے زیادہ متمتع ہو سکیں ایسی قربانیوں کے موقعے بار بار نہیں آیا کرتے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(ملک صلاح الدین سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

سمندر پار کے خریداران الفضل

کی خدمت میں گذارش ہے کہ مہربانی فرما کر اپنے ذمہ کا بقایا اور رقم از کم ایک سال کے لئے قیمت اخبار پیشگی تیس روپیہ (پاکستانی) سالانہ کے حساب سے اپنی پہلی فرصت میں ارسال فرما کر عند اللہ ماجور ہوں

بعض احباب نے اس پر توجہ فرمائی ہے۔ لیکن بعض کو اس طرف توجہ فرمانے کا موقعہ نہیں مل سکا۔ اب اس طرف فوری توجہ فرمائیں۔ تاکہ اخبار ارسال خدمت ہو سکے۔ (منیجر)

کیا ہندوستان کو امریکہ و برطانیہ کی قرارداد تسلیم کرنے پر مجبور کیا جائے گا؟

لندن ۱۹ مارچ۔ لندن کے مشہور اخبار اکانومسٹ نے اپنے مقالہ افتتاحیہ میں لکھا ہے۔ اگر سر بینگل راؤ (ہندوستانی نمائندہ) نے سیکورٹی کونسل میں اپنی پالیسی نہ بدلی۔ تو اینگلو امریکن قرارداد یا اس قسم کا کوئی قرارداد اسے تسلیم کرنے پر مجبور کر دیا جائے گا۔ کیونکہ یہی ایک طریقہ ہے۔ جس سے مسئلہ کشمیر کا حل ہو سکتا ہے چونکہ ہندوستان ہمیشہ جھگڑے کو ختم کرنے کی کوششوں کی مخالفت کرتا ہے۔ اس سے ہو سکتا ہے۔ کہ دہلی کی حکومت کی اس روش کی زبردست مخالفت اقوام متحدہ کے ارکان کریں۔ اخبار مذکور نے آگے چل کر یہ لکھا ہے۔ کہ ہندوستان کو گومگو کی پالیسی کو ترک کر دینا چاہیئے۔ اب زیادہ عرصہ کشمیر کے مسئلہ کو معرض التوا میں پڑا رہنے نہیں دینا چاہیئے۔ اگر موجودہ بحث کو سیکورٹی کونسل نے کسی نتیجہ پر ختم نہ کیا۔ تو وہ اپنے فرائض منصبی سے پہلو تہی کرنے کی مرتکب ہوگی۔

ابوسعید انور کو لیگ سے نکال دیا گیا

لاہور ۱۹ مارچ۔ صوفی عبدالحمید خاں صدر پنجاب پراونشل مسلم لیگ نے مسٹر ابوسعید انور مسلم لیگی امیدوار حلقہ نمبر ۳۳ (مہاجر نشست) لاہور کارپوریشن کو جماعتی ضبط و نظم کی خلاف ورزی کرنے اور مسلم لیگ ورکروں میں اس امر کا پروپیگنڈا کرنے کے الزام میں جماعت سے خارج کر دیا ہے۔ کہ مسلم لیگ نے مقامی نشست سے میاں محمد شریف سے ٹکٹ واپس لے لیا ہے۔ اور ان کی جگہ مہر خدا بخش امیدوار بنا دیا ہے۔

لنڈن اسٹاک ایکسچینج کا کاروبار

لنڈن ۱۹ مارچ۔ گو لنڈن کے اسٹاک ایکسچینج میں اس وقت تقریباً دس ہزار حصص کا کاروبار ہوتا ہے۔ جن کی مجموعی قیمت ۲۵ ہزار کروڑ پونڈ ہے۔ تاہم ابھی اسکی سرگرمیوں میں مزید وسعت ہو رہی ہے۔ ایک حالیہ لیکچر میں ایکسچینج کے صدر مسٹر جے۔ بی۔ برتھویٹ نے بتایا۔ کہ گذشتہ چار سالوں میں ایکسچینج کے ذریعہ ۱۵۶۲۰ لاکھ پونڈ سرمایہ حاصل کیا گیا تھا۔ اور اس میں برطانوی حکومت مستعمرات اور نوآبادیوں کے حصص شامل نہیں تھے۔ اس وقت اس ادارہ کے ۳۸۵۰ ارکان ہیں۔ جن کے ۱۰۰۰ ارکان ہیں۔ اس کے علاوہ برطانیہ کے دوسرے بڑے شہروں میں ۲۲ مزید ایکسچینج ہیں۔ جن کے ۱۰۰۰ ارکان ہیں۔ اس کے علاوہ دوسری چھوٹی جگہوں میں ۴۰۰ اور ارکان بھی ہیں۔ لنڈن کا اسٹاک ایکسچینج اس وقت دنیا میں اپنی نوعیت کا سب سے بڑا ادارہ ہے۔ اور وال اسٹریٹ بھی اس سے چھوٹا ہے۔ (اسٹار)

نہر سویز کو بھی قومی ملکیت قرار دینے کا مطالبہ

مصری پارلیمنٹ میں متوقع تحریک

قاہرہ ۱۹ مارچ۔ عربی کے ہفت روزہ اخبار "الیوم" نے اطلاع شائع کی ہے۔ کہ مصری پارلیمنٹ کے کئی ممبروں کی طرف سے اس امر کی تحریک پیش کی گئی ہے۔ کہ سویز کینال کمپنی کو قومی ملکیت بنا دیا جائے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ پہلے بھی ارکان کی طرف سے اسی قسم کا بل پیش کرنے کی تجویز تھی۔ ایران کی حکومت نے تیل کی پیداوار کو قومی بنانے کا جو فیصلہ کیا ہے۔ اسی طرح یہ بل بھی مصری پارلیمنٹ میں پیش کیا جائیگا۔ نہر سویز کمپنی پر فرانسیسیوں کا قبضہ ہے۔ اور اس میں سے ۴۴ فی صدی حصص برطانوی حکومت کے ہیں مصری حکومت کو دو سال ہوئے اس کمپنی کا حصہ دار بنایا گیا تھا۔ اس سے مصر کو کمپنی کی آمدن سے ۷ فی صدی منافع دیا جاتا ہے۔ ۱۸۶۹ء کے معاہدے کے مطابق یہ اجارہ ۱۹۶۸ء میں ختم ہوگا۔ اور اس وقت مصری حکومت اس نہر کی مالک بن جائے گی۔

ٹرکی پر حملہ کرنیکے لئے روس کی تیاریاں

واشنگٹن ۱۹ مارچ۔ امریکی ریڈیو کے اعلانچی نے انکشاف کیا ہے۔ کہ روسی فوجیں موسم بہار میں ٹرکی پر حملہ کر دیں گی۔ روسی حملہ کا مقابلہ کرنے کے لئے امریکہ سے لاتعداد سامان جنگ ٹرکی پہنچایا جا رہا ہے۔ تاکہ جنوبی روس کے گرد امریکہ اپنے مضبوط فوجی اڈے قائم کر سکے۔ امریکہ ٹرکی میں دھڑا دھڑ ہوائی اڈے بنا رہا ہے۔ یہ بھی خیال کیا جاتا ہے۔ کہ روس موسم گرما میں ایران پر بھی حملہ کرے گا۔ اور یہ حملے تیسری عالمگیر جنگ کی ابتدا ہوں گے۔ روس میں بھی زوروں پر جنگی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ اور فوجی اڈے بنانے کا کام زور شور سے جاری ہے۔

امریکہ میں وسیع پیمانہ پر جہاز سازی کا پروگرام

واشنگٹن ۱۹ مارچ۔ امریکہ کی ۵ جہاز بنانے والی کمپنیوں نے ۲۵ باربردار جہازوں کی تعمیر شروع کر دی ہے۔ جن کی رفتار دوسری جنگ عظیم کے "لبرٹی جہازوں" کی رفتار کے مقابلے میں دگنی ہوگی۔ حال ہی میں امریکہ کی میری ٹائم کمیشن نے تیز رفتار باربردار جہازوں کی تیاری کی منظوری دی تھی۔ جس کے تحت یہ بیڑا تیار کیا جا رہا ہے۔ امریکی کانگرس نے جہاز سازی کے ۱۹۵ء پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ۳۵۰ کروڑ ڈالر منظور کئے ہیں۔ جو زمانہ امن کا سب سے بڑا پروگرام تصور کیا جاتا ہے۔ (ی۔ س۔ ا۔ س)

کمیونسٹوں کی طرف سے آخری جوابی حملہ کرنے کی تیاریاں

ٹوکیو ۱۹ مارچ۔ اب اقوام متحدہ کی فوجوں نے ۳۸ ویں خط متوازی سے ۲۰ میل جنوب میں اپنا مورچہ قائم کیا ہے یہ خط سیول ہانگ چان اور چانگ ڈونگ کے اوپر اور کانگ ننگ کے شمال میں ہے۔ جس کے مشرقی جانب جنوبی کوریا والے خط متوازی سے صرف دس میل کے فاصلہ پر ہیں۔ رسد اور کمک اور پیچھے ہٹنے کے راستوں پر دشمن اب تک مضبوطی سے جمے ہوئے ہیں۔ اور چینی افواج کی بڑی تعداد اب تک خط متوازی کے نیچے ہے عام طور پر اتحادی رائے یہ ہے کہ جنوبی کوریا میں فتح حاصل کرنے کے لئے اشتراکی غالباً ایک بڑا جوابی حملہ کریں گے۔ اور اگر اس کوشش میں وہ ناکام ہوئے تو غالباً جنگ ختم کرنے کے معاہدہ کی سلسلہ جنبانی پر وہ آمادہ ہو جائیں گے۔ لیکن یہ خیال محض قیاس پر مبنی ہے۔ اور ان خبروں کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ کہ مزید چینی کمک شمالی کوریا کی طرف بڑھ رہی ہے (اسٹار)

جاپانی صلحنامہ کے متعلق اینگلو امریکی مذاکرات

لنڈن ۱۹ مارچ۔ واشنگٹن سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ جاپانی صلحنامہ کی تجاویز کے متعلق اینگلو امریکی آرا میں بڑی حد تک اتفاق ہو گیا ہے نیز یہ کہ وہاں جو برطانوی نوٹ روانہ کئے گئے ہیں۔ انہیں بنظر استحسان دیکھا جا رہا ہے۔ بنیادی امور کے متعلق کوئی خاص اختلاف نہیں ہے۔ ابھی اس سوال پر اتفاق ہونا باقی ہے۔ کہ آیا جاپان کے جہاز ساز کارخانوں کا کچھ حصہ منہدم کر دینا چاہیئے یا نہیں۔ کہا جاتا ہے کہ امریکہ نے یہ تجویز منظور کر لی ہے۔ کہ اس صلحنامہ میں جاپان میں فوجی مستقر کا ذکر نہیں ہونا چاہیئے۔ اور اس کے متعلق امریکہ اور جاپان کے درمیان ایک علیحدہ معاہدہ کیا جانا چاہیئے۔

اس امر پر بھی اتفاق ہو گیا ہے کہ یہ معاہدہ متعدد شرکا کی طرف سے ہوگا۔ کہا جاتا ہے کہ برطانیہ نے ابھی اس نازک سوال کو طے نہیں کیا کہ چین کی طرف سے کون دستخط کرے گا۔ اور بتایا گیا ہے کہ واشنگٹن برطانیہ کے دلائل پر غور کر رہا ہے۔ اسی رپورٹ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اگر کوئی غیر متوقع صورت حال نہ پیدا ہوئی۔ تو اس موسم گرما میں صلحنامہ کا مسودہ دستخط کے لئے مکمل ہو جائے گا۔ (اسٹار)

یمن میں نئے مصری وزیر مختار

قاہرہ ۱۹ مارچ۔ حسین غالب رشدی بے کو یمن میں وزیر مختار مقرر کیا گیا ہے۔ یہاں دفتر خارجہ نے حسب ذیل دوسری تقرریوں کا اعلان کیا ہے۔ مسٹر فواد القراھونی اقوام متحدہ میں مستقل مصری وفد کے مشیر اور مسٹر امین محمد ثانی کو لندا دیر ثالثی مقرر کیا گیا ہے۔

مکانات کی برآمد

لنڈن ۱۹ مارچ آسٹریلیا میں مکانات کی کمی پوری کرنے کے لئے برطانیہ سے ۵ ہزار مکمل مکانات آسٹریلیا روانہ کئے جا رہے ہیں۔ یہ مکان لوہے کے بنے ہوئے ہیں۔ اور ان کے فرش اور دیواریں لکڑی کی ہیں۔ بعض میں دو اور بعض میں تین سونے کے کمرے ہیں۔ انہیں اس طرح ڈھال کر بنایا گیا ہے کہ آسانی سے دوبارہ انہیں مکمل کیا جا سکے۔ اس [illegible] سے برطانیہ میں مکانات کی قلت پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ یہ مکانات یہاں کی آب و ہوا کے لئے موزوں نہیں ہیں۔ لیکن آسٹریلیا کے موسمی حالات کے لئے مناسب ہیں۔ (اسٹار)

مظفر آباد میں ریشم کا کارخانہ

مظفر آباد ۱۹ مارچ۔ یہاں معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ مظفر آباد میں ریشم بنانے کا کارخانہ قائم کرنے کے مسئلہ پر حکومت آزاد کشمیر غور کر رہی ہے۔ آرٹس اینڈ کرافٹس کو اپریٹو سائٹی کے منیجنگ ڈائرکٹر مسٹر معراج الدین گلگت کا وسیع دورہ کر رہے ہیں۔ تاکہ وہاں ریشم کے کیڑوں کی تقسیم کے امکان کا مطالعہ کریں۔ میرپور کوٹلی۔ بھمبر باغ اور مظفر آباد میں ریشم کے کیڑے پالنے کی ہمت افزائی کے لئے کاشتکاروں کو دس ہزار روپیہ کے شہتوت کے بیج تقسیم کئے گئے امید کی جا رہی ہے کہ آزاد کشمیر میں ریشم سازی کی صنعت ریاست کے اقتصادی نظام میں اپنی سابقہ اہمیت دوبارہ حاصل کرے گی۔ نیز اس سے ہزاروں ریشم کے کاریگروں کو روزگار بھی مہیا ہو سکے گا۔ (اسٹار)